Regd No L 5254

43

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم ـ شنبہ

۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۱۴ شہادت ۱۳۳۰ھش ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۸۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اپریل ـ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ابھی تک درد نقرس کی شکایت بدستور ہے ـ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی مشکل ہے ـ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

بغداد ۱۳ اپریل ـ آج ۱۸ ارکان اسمبلی نے عراقی پارلیمنٹ سے تحریری مطالبہ کیا کہ عراقی تیل کو محفوظ کرنے کے لئے اسے قومی ملکیت میں لیا جائے ـ ان کے نزدیک اس صنعت کے مستقبل کے تحفظ کا یہ ایک ہی ذریعہ ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ۔۔۔۔ ایک اعلےٰ اور برتر مرتبہ ہے ـ جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے ـ جس کی کیفیت کو پہونچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں ـ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔" (توضیح مرام ص۲۳)

پاکستان کے خلاف سازش کرنیوالے ملزموں کے مقدمہ کی سماعت کیلئے تین ججوں کی ایک خاص عدالت قائم کیجائیگی

کراچی ۱۳ اپریل ـ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان نے پچھلے دنوں جس غدارانہ سازش کا انکشاف کیا تھا ـ اس سلسلے میں مقدمے کی سماعت کے لئے فیڈرل یا ہائیکورٹ کے تین ججوں کی ایک خاص عدالت کے قیام کے لئے آج مرکزی اسمبلی میں پیرزادہ عبد الستار نے ایک بل پیش کیا ـ اس عدالت کو ہائی کورٹ کے تمام اختیارات کے علاوہ مزید خاص اختیارات حاصل ہوں گے تاکہ جلد کوئی فیصلہ کر سکے ـ اس کی تمام کارروائی خفیہ ہوگی ـ کوئی جیوری وغیرہ نہیں ہوگی ـ اور نہ ہی اس کے فیصلہ کی کوئی اپیل ہو سکے گی ـ البتہ گورنر جنرل بالقابہ کسی مجرم کی سزا میں کمی کا اختیار رکھتے ہیں ـ مرکزی حکومت ان تین ججوں میں سے کسی ایک کو عدالت کا صدر مقرر کرے گی ـ عدالت کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا ـ دوران سماعت اگر کوئی ملزم وکیل نہ کر سکے ـ تو صفائی کی شہادت کے لئے یہ عدالت مرکزی حکومت کے خرچ پر اس کے لئے وکیل صفائی مقرر کرے گی۔

پاکستان شام کی حمایت کریگا

کراچی ۱۳ اپریل ـ وزیراعظم پاکستان نے ایک بیان میں شام کو یقین دلایا ہے کہ شام اور نام نہاد اسرائیلی حکومت کے موجودہ تنازعے میں پاکستان کی حکومت اور عوام کی پوری پوری ہمدردی شام کے ساتھ ہے ـ آپ نے کہا ہم اس مسئلہ کو اپنا مسئلہ سمجھتے ہیں ـ آپ نے مزید کہا کہ عارضی صلح کمیشن کے فیصلے کی موجودہ خلاف ورزی سے نام نہاد یہودی حکومت کے عزائم صاف واضح ہیں ـ آپ نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل جلد ہی شامی حقوق کے تحفظ کے لئے فوری قدم اٹھائے گی ـ تاکہ اسے ایک نئی جنگ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

زمینوں کے معاوضے کا بل

مرکزی اسمبلی نے آج ایک اور بل پاس کیا ـ جس کی رو سے مشرقی بنگال کی حکومت کو اختیار دیا گیا ـ کہ وہ نقدی کے علاوہ دوسری صورت میں بھی بندوبست دوامی کے اڑانے سے سرکاری اغراض کے لئے حاصل کردہ زمینوں کا معاوضہ دے سکے گی ـ آج اس بل کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایوان میں مسٹر نورالامین وزیراعظم مشرقی بنگال نے صوبے کے لاکھوں عوام کی طرف سے ایوان کا شکریہ ادا کیا۔

برطانیہ کسی اقدام سے گریز نہ کریگا

لنڈن ۱۳ اپریل ـ آج پارلیمنٹ میں برطانی وزیر خارجہ مسٹر موریسن نے بتایا کہ کل آبادان کے تیل کے علاقے میں جو بلوہ ہوا ـ اس میں ۲ برطانی باشندے ہلاک ۶ مرد اور ۲ بچے زخمی ہوئے ہیں ـ برطانی حکومت ایران میں اپنے باشندوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے ہر مناسب اقدام کرے گی ـ اور جو نقصان جانی یا مالی انہیں پہونچے گا ـ اس کا ذمہ دار ایرانی حکومت کو ٹھہرائے گی ـ اور اگر مناسب ہوا تو وہاں اپنے جنگی جہاز تک بھیجنے سے گریز نہیں کرے گی۔

کل آبادان کے علاقے میں ایرانی فوج اور ٹینک پہونچ جانے کے بعد صورت حال قابو میں آگئی ہے ـ اب امن ہے۔

ہم ایک عظیم الشان آئیڈیالوجی کے مالک ہیں جس کی موجودگی میں ہمیں دوسرے ملکوں کی مثال سامنے رکھنے کی ضرورت نہیں۔

سردار عبد الحمید دستی کی تصریحات

لاہور ۱۳ اپریل ـ آج پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں آنریبل سردار عبد الحمید دستی وزیر تعلیم و صحت نے دوسری پنجاب ہیلتھ کانفرنس کا افتتاح کیا ـ کانفرنس میں تمام ضلعوں کے ہیلتھ افسر ـ طبی اداروں کے اعلےٰ حکام اور متعدد ماہرین طب نے شرکت کی ـ سردار صاحب موصوف نے اپنے صدارتی خطبہ میں بیان کیا کہ ہمارے پیش نظر فی الحقیقت ایک بہت اہم کام ہے ـ جس کے لئے ہمیں اپنے نظریات میں فوری تبدیلی نئی حکمت عملی کی ترتیب اور صحت سے متعلق وسائل کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی اشد ضرورت ہے ـ ہمیں ابتدائی دشواریوں پر غالب آنے کے لئے اپنے تمام ذرائع مجتمع کرکے ان سے مقدور بھر فائدہ اٹھانا چاہیئے ـ آپ نے مزید کہا کہ ڈاکٹروں کی ذمہ داریاں اہم ہوتی ہیں ـ ان سے مسیحا کا کام لیا جاتا ہے ـ عوام کو راحت اور سکھ پہونچانا ان پر موقوف ہوتا ہے ـ انہیں عوام میں اعتماد اور جہاں یہ کام کرتے ہیں وہاں ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے ـ ہسپتالوں ـ ڈسپنسریوں اور طبی اداروں کو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے ـ آپ نے کہا کہ ہم ایک عظیم الشان آئیڈیالوجی کے مالک ہیں جس کی موجودگی میں ہمیں دوسرے ملکوں کی مثال سامنے رکھنے کی ضرورت نہیں ـ ہمیں اپنے مقدر کو اپنی ضروریات کے مطابق ڈھالنا چاہیئے ـ اور ہماری ضرورت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ڈاکٹروں ـ نرسوں ـ ہیلتھ وزیٹروں اور ٹیکنیکل اشخاص مہیا کئے جائیں ـ ان اشخاص کی کمی کا اسی طرح بندوبست ہو سکتا ہے ـ کہ چھوٹے پیمانہ کے طبی ادارے جاری کئے جائیں ـ بیشتر ازیں کرنل ـ ایس ـ ایم کے ملک ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں گورنری حکومت میں صحت کے میدان میں ترقی کے اقدام (مم)

(مم) کا ذکر کرتے ہوئے عزت مآب سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب کی رفاہ عامہ کے سلسلہ میں شاندار مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔ (دستاویز)

نزدیک و دُور سے

ٹوکیو ۱۳ اپریل ـ جاپان میں جنرل میکارتھر کے حکومتی عملے کے چیف میجر جنرل کورٹنے نے ریٹائر کر دیئے جانے کی درخواست کی ہے۔

قاہرہ ۱۳ اپریل ـ حکومت مصر نپولین بوناپارٹ کے اس بیڑہ کو سمندر کی تہ سے نکلوانے کی اجازت دیئے جانے والی ہے ـ جسے نلسن نے ۱۷۹۸ء میں غرق کر دیا تھا ـ بندرگاہوں اور ساحلی نظم و نسق کے محکموں نے اسکندریہ کی ایک یونانی کمپنی کی درخواست اس غرض کے لئے حکومت پہونچا دی ہے۔

سیالکوٹ ۱۲ اپریل قیاس غالب ہے کہ آئندہ تین ماہ کے اندر اندر سیالکوٹ کے حلقہ نمبر ۱ و ۲ کے ضمنی انتخابات ہو جائیں گے ـ حلقہ نمبر ۱ سے مسلم لیگ کے امیدوار خواجہ محمد صفدر رہوں گے ـ اور نمبر ۲ سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر غلام جیلانی اور جناح عوامی مسلم لیگ کے ٹکٹ پر چوہدری ناصر الدین کے کھڑے ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

لنڈن ۱۳ اپریل ـ لنڈن کے آسٹریلوی حلقوں کو امید ہے کہ آسٹریلوی محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر عنقریب آسٹریلیا کے اعلیٰ زرعی ماہرین کی اس جماعت میں شریک ہو جائیں گے ـ جو تیل کے علاقہ میں پاکستان کے بڑے اصلاحی منصوبے میں مدد دینے کے لئے پاکستان گئی ہوئی ہے۔

نیویارک ۱۳ اپریل امریکہ کے ایک ادارہ کے رکن مسٹر گرنڈلے آدم نے ایک بحری تار کے ذریعہ جنرل میکارتھر کو ۱۰ لاکھ ڈالر کی پیشکش کی ہے ـ کہ وہ ری پبلکن کی طرف سے صدارتی مہم کے لئے امریکہ کا دورہ کر سکیں ـ اور اس دورہ میں لیکچروں کے ذریعہ اپنی پالیسی کی وضاحت کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر ـ روشن دین تنویر بی ـ اے ـ ایل ـ ایل ـ بی

رقوم بلا تفصیل کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل رقوم عرصہ تین ماہ سے زائد کی بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے متعلقہ احباب کی خدمت میں کئی بار چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد بار اخبار الفضل کے ذریعہ بھی اطلاع دی گئی ہے۔ کہ ان رقوم کی تفاصیل ارسال فرماویں۔ لیکن تا حال ان کی طرف سے ایسی رقوم کی تفصیل نہیں آئی۔ اب نظارت بیت المال بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو ایک بار پھر اطلاع دے کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہوتی ہے۔ کہ اگر اعلان ہذا کی اشاعت کے ایک ماہ بعد تک ان کی طرف سے ان رقوم کی تفاصیل حاصل نہ ہوئیں۔ تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں منتقل کرا دی جائیں گی۔ اور اس طرح اگر ان احباب کے حسابات میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوئی۔ تو اسکی ذمہ واری صرف ان اصحاب پر ہوگی۔ جنہوں نے ان رقوم کی تفاصیل ارسال کرنے میں غفلت سے کام لیا۔ (نظارت بیت المال)

کوپن نمبر	نام و پتہ مرسل	رقم
۹۷۶۸ / ۲۵-۹-۵۰	چودھری چراغ دین صاحب چک ۱۰/۱ دھرکانہ ضلع لائل پور	روپے ۱۰۰-۰-۰
۱۲۷۷ / ۵-۷-۵۰	چودھری عبدالمجید صاحب چک ۷۶ بہاولپور	۶۵-۰-۰
۱۳۲۱ / ۵-۷-۵۰	لیفٹیننٹ ایاز احمد صاحب آزاد کشمیر بٹالین	۱۷-۰-۰
۳۶۱۴ / ۱۰-۱۲-۴۹	محمد خاں صاحب بیدادپور ضلع شیخوپورہ	۶-۰-۰
۱۸۸۲ / ۳۰-۷-۵۰	عبدالحکیم صاحب سکرٹری مال حلقہ گنج	۶۰-۰-۰
۱۲۸۰ / ۵-۸-۵۰	رحمت اللہ صاحب چک ۲۷۵ رکھ ضلع لائل پور	۷۹-۰-۰
۳۰۰۸ / ۷-۸-۵۰	حافظ عبدالحکیم صاحب کلاتھ مرچنٹ دادو سندھ	۵۰-۰-۰
۵۱۰ / ۱۳-۹-۵۰	محمد اقبال خاں صاحب سکرٹری مال کنری (سندھ)	۳-۰-۰
۲۶۵۷ / ۲۰-۹-۵۰	مولوی جلال الدین صاحب ضلع گجرات سکرٹری مال جماعت احمدیہ دودھوڑائے	۳۲-۳-۰
۲۸۵۴ / ۱۰-۱۰-۵۰	خانصاحب ذوالفقار علی صاحب لاہور	۵-۰-۰
۳۷۹۶ / ۱۰-۱۲-۵۰	عبدالقیوم خاں صاحب شیخ پور پشاور	۵۰-۰-۰
۱۳۲۲ / ۱۰-۱۲-۵۰	مولوی عبدالرحمٰن صاحب سکرٹری مال ڈیرہ غازیخاں	۲۰-۰-۰
۳۸۷۴ / ۱۲-۱۲-۵۰	کنسٹیبل پولیس محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۸ پل چناب جی۔ٹی روڈ گجرات	۱۵-۰-۰
۳۹۱۰ / ۱۳-۱۲-۵۰	چودھری خاں صاحب چک ۴۲ ریاست بہاولپور	۲۰-۰-۰
۱۳۹۳ / ۱۸-۱۲-۵۰	میاں فضل دین صاحب منڈی بہاؤالدین گجرات	۲۷-۰-۰
۱۴۴۶ / ۲۳-۱۲-۵۰	اللہ بخش صاحب نائب امیر جماعت راولپنڈی	۶-۰-۰
۱۸۴۲ / ۳۰-۱۲-۵۰	محمد الدین صاحب چک ۹۴ ج۔ب ضلع لائل پور	۸۶-۰-۰

درخواست دعا۔ میری بھتیجی عزیزہ صفیہ بیگم ڈھاکہ ہسپتال میں سخت بیمار ہے۔ تمام احباب عزیزہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ لیفٹیننٹ نواب علی چھاؤنی سیالکوٹ۔

تقریب شادی مولوی برکات احمد صاحب راجیکی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے)

مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کے نکاح کے متعلق الفضل میں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ ؍مارچ ۱۹۵۱ء کو مولوی برکات احمد صاحب کے نکاح ہمراہ امۃ الکریم صاحبہ دختر مرزا برکت علی صاحب آبادان کا اعلان فرمایا تھا۔ اس کے بعد قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ رخصتانہ کی تقریب ۵ ؍اپریل کو عمل میں آئی۔ اور دعوت ولیمہ ۶ ؍اپریل کو ہوئی۔ مولوی برکات احمد صاحب موصوف سلسلہ کے ممتاز بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے فرزند ہیں۔ اور اسی وقت قادیان میں بطور ناظر امور عامہ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی نواسی ہیں۔ اور بھائی صاحب بھی سلسلہ کے خاص بزرگوں میں سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۲/۴/۵۱۔

آرزو ہے یہی محبوب ہوں وہ ساروں میں

(از صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب)

چھو کے تو آئی ہے ان پھول سے رخساروں کو
اے نسیم اس لئے تسکین ہے بیماروں کو

عشق کے شعلے جلا ڈالینگے جسم و دل و جاں
پھول سمجھا ہے تو ناداں ان انگاروں کو

اس طرف نیم نظر ہی سہی اے صاحب حسن
کچھ تو مل جائے ترے مال سے ناداروں کو

بک رہا ہے کہیں کیا یوسف ثانی کوئی
جڑتے گاہک نہیں کیوں دوسرے بازاروں کو

ان پہ رہتی ہے ہمیشہ نگہ لطف خدا
زاہدا دیکھ حقارت سے نہ میخواروں کو

فائدہ دیں گے قیامت میں تو دیں گے افعال
کوئی وقعت نہ ملیگی تری گفتاروں کو

کیا کسی حر کو کسی نے کہیں دیکھا ہے ذلیل
کیسے پھر سمجھے گا احرار کوئی خواروں کو

گالیاں اہل صفا کیلئے ہیں پھولوں کے ہار
شکر کر اور خوشی سے پہن ان ہاروں کو

سب سے بڑھ کر مجھے پیارے ہیں رسول عربیؐ
آرزو ہے یہی محبوب ہوں وہ ساروں کو

واسطہ احمدؐ مرسل کا جو ہے تیرا حبیب
بخش دے مالک کونین گنہگاروں کو

چاہتے ہیں کہ ہے یار سے پیغام و سلام
اور پھر بند کئے دیتے ہیں ہرکاروں کو

لاج رکھنی ہے تجھے نام کی گر اپنے رفیع
توڑ لا ہمت مردانہ دکھا۔ تاروں کو

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

ہے۔ کہ خالص مسلمانوں کی اسمبلی ہے۔"

یہ کھلا فریب نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ انکی روش سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شیعہ اسمبلی میں بھی شیعہ ہی رہے گا۔ اور شیعوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے وہاں بھی لڑیگا۔ کیونکہ اگر معاصر اپنے اس قول میں سچا ہوتا۔ کہ "پاکستان کی فضا فرقہ داری کی لعنت سے پاک ہو"۔ تو وہ ہرگز اپنے موجودہ ادارتی نوٹ میں قادیانیوں کا بیجا ذکر کر کے اپنی فرقہ دارانہ ذہنیت کا پردہ چاک نہ کرتا۔ یہ عجیب قسم کی ذہنیت ہے۔ جس کا اس نے مظاہرہ کیا ہے۔ معاصر نے اس سے نہ شیعوں کو اور نہ پاکستان کو کوئی فائدہ پہنچایا ہے۔ بلکہ اس نے اس عنصر کو تقویت دی ہے۔ جو پاکستان میں شیعہ سنی احمدی غیر احمدی کا سوال پیدا کر کے یہاں انتشار پھیلانا چاہتا ہے۔ یہ شیعہ معاصر کہتا ہے کہ

"ہاں فخر تو یہ ہے سب مسلمانوں کی اسمبلی ہو"

اسی اسمبلی کے متعلق مودودی صاحب کا مندرجہ ذیل فتویٰ بھی سن لیجئے۔

"یہ حالت ہے ہماری قوم کی اس موقع پہ اگر ہم ناکام ہوئے ہیں۔ تو اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم اس قوم کو جس کی یہ اخلاقی حالت ہے۔ صالح کارکن مہیا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قانون قدرت یہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ بے ایمانوں۔ جھوٹوں۔ جعل سازوں۔ دغابازوں کو پسند کرنے والے لوگوں کو صالح نمائندے نہیں دیا کرتا۔ ہماری قوم نے جعل سازوں کی تمنا کی بے ایمانی کرنے والوں کو چاہا۔ اور بد اخلاق لوگوں کو پسند کیا۔ جب قوم خود منہ سے مانگ رہی تھی۔ تو اسکو خدا کیسے وہ لوگ دیتا۔ جو ہر حالت میں دیانتدار رہنے والے ہوں۔ اور ایمان و اخلاق کے پابند ہوں"

سہ روزہ کوثر لاہور ۱۳ ؍اپریل ۱۹۵۱ء

مودودی صاحب یہ ان لوگوں کی تعریف فرما رہے [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۴؍اپریل ۱۹۵۱ء

عجیب ذہنیت کا مظاہرہ

ایک شیعہ ہفت روزہ نے اپنی حالیہ اشاعت میں "پنجاب اسمبلی کی الیکشن" کے زیر عنوان ایک ادارتی نوٹ شائع کیا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل ٹکڑے ملاحظہ ہوں:۔

"خدا کا شکر ہے۔ کہ عہد انگریزی کی طرح فرقہ دارانہ شیعہ سنی سوال کے ذلت آمیز اشتعال انگیز اکھاڑے رونما نہیں ہوئے البتہ ضلع جھنگ کے ایک دو مقامات پر ادارہ تحفظ حقوق کا نام لے کر ان شیعہ رؤساء کو شکست دی گئی۔ جن کے وہم و گمان میں بھی آج تک فرقہ دارانہ امتیاز نے جگہ نہ پائی تھی۔ بلکہ ان کا دست کرم عموماً سنیوں کے دامان حاجات کی خاطر ہمیشہ مخصوص و وقف رہا.....

اسلامی جماعت کی حد سے زیادہ مشقتوں اور غیر معمولی پروپیگنڈے نے پاکستانی عوام پر کچھ اثر نہ کیا۔ نیز موجودہ انتخابات نے اس مسئلہ کو تو کالشمس فی النصف النہار ہویدا و آشکار کر دیا۔ کہ مسلمانان پاکستان کس گروہ کو فی الحقیقت خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی۔ کہ باوجود ادعائے مسلمانی و کاوش و کاہش مالی و جانی ایک بھی قادیانی صاحب اس اسمبلی میں شامل نہ ہو سکے۔ حالانکہ دس عدد ٹکٹ کے علاوہ متعدد حضرات امیدوار کھڑے ہوئے۔

بعض حضرات در نجف سے مطالبہ فرماتے ہیں۔ کہ شیعہ ممبران اسمبلی کی فہرست شائع کی جاوے۔ لیکن ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ کیونکہ مسلمانان پاکستان نے کسی شیعہ کو شیعہ سمجھ کر اور کسی سنی کو سنی سمجھ کر نہیں بھیجا۔ بلکہ مسلمان سمجھ کر بھیجا ہے۔ اور ایسے آزاد اسلامی ملک میں ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ اگر پچیس کے قریب شیعہ رؤسا بھی اسمبلی میں تشریف لے گئے۔ تو جائے فخر نہیں۔ کیونکہ وہاں جا کر کوئی شیعہ شیعہ نہیں اور نہ سنی سنی ہے۔ بلکہ ایم۔ ایل۔ اے ہے۔ ہاں فخر ہے تو یہ کہ **خالص مسلمانوں کی اسمبلی** ہے۔ خدا کرے کہ یہ سب لوگ تعمیر ملکی و ملی میں منہمک ہوں۔ تا کہ ان کے دم قدم کی بدولت پاکستان کی فضا فرقہ داری کی لعنت سے پاک ہو۔ خداوند عالم اس ذمہ وار جماعت کو بلند خیال اور وسیع نظر رکھے"

(در نجف سیالکوٹ ۸؍اپریل ۱۹۵۱ء)

ان ٹکڑوں کو پڑھنے سے ذہنیت کے ایک عجیب ٹائپ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ جہاں تک تو شیعہ فرقہ کا تعلق ہے۔ چونکہ شیعہ ایک اقلیتی فرقہ ہے معاصر چاہتا ہے۔ کہ فرقہ دارانہ سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور اگر ضلع جھنگ میں "ادارہ تحفظ حقوق" (شیعہ) کا نام لے کر ایک دو مقام پر شیعہ رؤسا کو شکست پہنچائی گئی ہے۔ تو اچھا نہیں کیا گیا۔ خاص کر اس لئے کہ ان رؤسا کے وہم و گمان میں آج تک فرقہ دارانہ امتیاز نے جگہ نہ لی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض لوگوں نے دیدہ و دانستہ ایسے مرنجاں مرنج شیعہ روساء کو فرقہ دارانہ سوال اٹھا کر شکست دلوائی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملک میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو فرقہ دارانہ سوال اگر موقعہ ملے۔ تو ضرور پیدا کرتا ہے

ہم نے ان شکست خوردہ رؤسا کے حلقوں کا۔ اور ان حلقوں کا جہاں سے شیعہ احباب منتخب ہو گئے ہیں مطالعہ نہیں کیا۔ اس لئے ان کے متعلق صحیح رائے تو قائم نہیں کر سکتے۔ البتہ اتنا صاف ظاہر ہے۔ کہ جہاں جہاں سے شیعہ منتخب ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً ایسے حلقے ہوں گے جن میں فرقہ دارانہ فتنہ پردازی کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے ایسے حلقوں میں اس خاص عنصر کی خاموشی کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ

خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمے آید

الغرض ہمارا شیعہ معاصر جہاں تک شیعہ فرقہ کا تعلق ہے۔ یہ چاہتا ہے۔ کہ فرقہ دارانہ سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ مگر جب "قادیانیوں کا معاملہ اس کی ذہنیت میں پیش ہوتا ہے۔ تو اس میں ایک خوش آئند حیرت کی فضا جگمگا اٹھتی ہے۔ اس کے خیال میں چونکہ ایک بھی قادیانی باوجود ادعائے مسلمانی و کاوش و کاہش مالی و جانی منتخب نہیں ہو سکا۔ حالانکہ دس عدد ٹکٹ کے علاوہ متعدد حضرات امیدوار کھڑے ہوئے اس لئے ثابت ہوا۔ کہ مسلمانان پاکستان اس گروہ کو فی الحقیقت خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اس سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں

(۱) جس کو مسلمان خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اسکو اسمبلی کا رکن منتخب نہیں کرتے۔

(۲) جس کو مسلمان اسمبلی کا رکن منتخب نہیں کرتے۔ وہ خارج از اسلام ہے۔

ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ کیا مسلمان کی یہ تعریف ہے۔ کہ وہ "قادیانی" نہ ہو۔ اگر تو یہ تعریف درست ہے۔ تو پھر تو واقعی یہ نتائج صحیح ہیں۔ مگر اس میں دقت یہ ہے۔ کہ شیعہ مجتہدین فتوے دے چکے ہوئے ہیں۔ کہ سنی خارج از اسلام ہیں۔ اور سنیوں کے علماء کے فتوے موجود ہیں۔ کہ شیعہ خارج از اسلام ہیں۔ ہم دونوں فرقوں کے علماء کی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً ماننا پڑتا ہے۔ کہ دونوں ہی خارج از اسلام ہیں۔ جن کو معاصر مسلمان کہتا ہے۔ اور جنہوں نے "قادیانیوں کو منتخب نہ کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں۔ چونکہ وہ خود بھی خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ جو خود خارج از اسلام ہیں۔ انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں۔ کیا عجیب و غریب گورکھ دھندا ہے۔

اب ایک اور طرح سے اس کو حل کیجیئے۔ معاصر کو معلوم ہے۔ کہ "مودودی صاحب کی اسلامی جماعت نے حد سے زیادہ مشقتیں کیں۔ اور غیر معمولی پراپیگنڈا کیا۔" اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ نے بحیثیت جماعت کے ایک بھی امیدوار کو کھڑا تک نہیں کیا۔ اور نہ کسی احمدی امیدوار کے متعلق پراپیگنڈا کیا۔ آپ الفضل میں سے ایک فقرہ بھی ایسا نکال کر نہیں دکھا سکتے۔ کہ جو کسی احمدی امیدوار کے حق میں پراپیگنڈا کے لئے لکھا گیا ہو۔ بلکہ احمدی امیدواران کی لسٹ تک بھی الفضل میں شائع نہیں ہوئی۔ البتہ الفضل میں ان احمدی جماعتوں کے بیانات شائع ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے مسلم لیگ کے امیدوار کو خواہ وہ شیعہ ہو یا سنی اپنے ووٹ دینے کا اعلان کیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی احمدی امیدوار کی کامیابی یا ناکامی کو جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ مگر معاصر مودودی صاحب کی جماعت اسلامی پر تو اپنے اصول کا اطلاق نہیں کرتا۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ اس جماعت نے جو ۵۳ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ ان میں سے ایک بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اور اکثر کی ضمانتیں تک ضبط ہو گئی ہیں۔ حالانکہ بقول خود اس جماعت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ اس کے متعلق تو نہیں کہتا۔ مگر نزلہ گرایا تو بچارے "قادیانیوں پر جنہوں نے بحیثیت جماعت کے انتخابات میں حصہ ہی نہیں لیا۔

اگر معاصر کا اصول درست ہے۔ تو مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر مسلمانانِ پنجاب نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی خارج از اسلام ہے۔ نہ کہ قادیانی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ معاصر تو شیعوں کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے منافق سمجھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ اس کا اپنا فرقہ پاکستان میں اقلیت میں ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ جب فرقہ پرستی کی رو چلی۔ تو ایک بھی شیعہ منتخب نہ ہو سکے۔ سینگ کٹا کر خود تو بچھڑوں میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ اور جہاں تک اپنے فرقہ کا تعلق ہے۔ پنجاب اسمبلی کو خالص مسلمانوں کی اسمبلی بیان کرتا ہے۔ اور "قادیانی بچاروں کو خارج از اسلام ثابت کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ دیکھو لو۔ ہم تو خارج از اسلام نہیں ہیں۔ کیونکہ شیعہ بھی اسمبلی کے ارکان منتخب ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ اسمبلی کے سب ارکان مسلمان ہیں۔ اس لئے شیعہ بھی مسلمان ہیں۔ کیونکہ اس کے نزدیک مسلمانی کا تمغہ صرف اسی فرقہ کو مل سکتا ہے۔ جس کے افراد اسمبلی کے ارکان منتخب ہو جائیں۔

شیعوں کی پوزیشن بھی عجیب ہے۔ ایک طرف تو انہوں نے "ادارہ تحفظ حقوق" بنا رکھا ہے جس سے ثابت ہے کہ وہ اپنے آپ کو اکثریت سے الگ سمجھتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کا یہ ترجمان ہے۔ جو کمال ریاکاری سے کہتا ہے کہ

اگر پچیس کے قریب شیعہ رؤسا بھی اسمبلی میں تشریف لے گئے۔ تو جائے فخر نہیں کیونکہ وہاں جا کر کوئی شیعہ شیعہ نہیں اور نہ سنی سنی ہے۔ بلکہ ایم۔ ایل۔ اے ہیں۔"

حالانکہ معاصر جانتا ہے۔ کہ شیعہ روساء صرف اس وجہ سے منتخب ہوئے ہیں۔ کہ جن حلقوں سے وہ کھڑے ہوئے تھے۔ وہاں شیعوں کی اکثریت ہے۔ اور خالص فرقہ دارانہ بنیاد پر انتخابات لڑ کر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور جو ناکام ہوئے ہیں۔ وہ بھی اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ وہاں شیعوں کا وہ زور نہیں تھا۔

فرض کیجیئے کہ ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ اور کامیاب شیعہ روساء فرقہ دارانہ بناء پر نہیں۔ بلکہ کسی اور وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ پھر بھی معاصر اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ شیعہ اپنے سیاسی حقوق محفوظ کروانا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے "ادارۂ تحفظِ حقوق" بنا رکھا ہے۔ اس کے مقابلہ میں احمدیوں نے کوئی اس قسم کا ادارہ نہیں بنایا ہوا۔ اور مختلف جماعتہائے احمدیہ نے بلا امتیاز فرقہ مسلم لیگ کی حمایت کی ہے۔ کیا یہ پرلے درجہ کی چالبازی نہیں ہے۔ کہ ایسی جماعت کے متعلق جس نے سو فی صدی ایک غیر فرقہ دارانہ جماعت کی حمایت کی ہے اسی کو تو معاصر شاد یانے بجا کر خارج از اسلام ثابت کر کے فرقہ دارانہ سوال پیدا کرتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہتا ہے۔ کہ

"کوئی شیعہ شیعہ نہیں اور نہ سنی سنی ہے بلکہ ایم۔ ایل۔ اے ہے۔ ہاں فخر تو یہ

(باقی دیکھو صہ ۲ پر)

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

(از قاضی محمد بشیر صاحب کودووال)

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود ☆ بہار و رونق اندر روضہ ملت شود

"تبلیغ کی تلوار جو ہمارے ہاتھوں میں ہے ہمارے لئے ہلاکتوں کے دروازوں کو بند کرتی ہے۔ اور اس آگ کو دور کرتی ہے جو ہمارے اردگرد ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ہماری تبلیغ سے متاثر ہوکر سچائی کو قبول کرتا ہے۔ بے شک وہ ھدایت تو پاتا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ آگ بھی جو ہمارے گھر کے پاس تھی اور بھی دور چلی گئی۔"

(المصلح الموعود فرمودہ ۱۴ اگست ۱۹۲۵ء)

کسی قوم کی زندگی اور بقا کے لئے سب سے پہلے یہ امر ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے اندر اپنے نصب العین کی سچائی کے متعلق ایک یقین اور بصیرت رکھتی ہو۔ اس کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہو۔ وہ لہریں مارتے ہوئے سمندر میں ایک مضبوط چٹان کی مانند ہو۔ اسے اپنی کامیابی پر حق الیقین ہو۔ اور کسی بھی مصیبت اور ابتلاء میں اس کے یقین میں تزلزل نہ آسکے خداتعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر غلام اس یقین اور بصیرت کا مالک ہے کہ ہمارا نصب العین دنیا کو آستانۂ اسلام پر جھکانا ہے۔ ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ دنیا ہزار مخالفت کرے کفر لاکھ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر یہ ہونا ہے اور ضرور ہوکر رہنا ہے۔ پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا آسان ہے۔ سمندروں کا خشک ہوجانا ممکن ہے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ اسلام اطراف عالم میں ایک حسین اور مصفےٰ چہرے کے ساتھ جلوہ گر نہ ہو۔

نصب العین پر یقین محکم ہونے کے بعد دوسرا درجہ جس پر کسی قوم کی زندگی اور بقاء کا انحصار ہوتا ہے۔ وہ اس کی قوتِ عملیہ ہے یعنی اس کی وہ جدوجہد ہے جو وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لئے کرتی ہے۔ اس کی عملی قوت اس کی قربانیاں ہی ثابت کرتی ہیں۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ یہ ناممکن بات ہے کہ کوئی نصب العین۔ عملی جدوجہد۔ کوشش۔ تگ و دو اور قربانیوں کے بغیر حاصل ہو۔ اور اسی چیز کی ہماری جماعت کو ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے بلند مقصد کی کامیابی کا یقین ہے۔ اور ہمارا مقصد بھی بہت پاکیزہ ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے ہماری کوشش حقیر ہے۔ ہمارے قدم سست ہیں۔ اور راستہ دور ہے۔ ہماری سستی اور ہمارا تساہل اس مقصد کے جلد حصول میں روک ہے۔ ہمیں اپنی تبلیغ کے دائرہ کو وسیع کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے وقت کی قربانی دینی ہوگی۔ ہمیں ایک کیفیت جنون سے تبلیغ کرنی ہوگی۔ تب ہم حقیقی طور پر یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہم خدا کی بادشاہت دنیا میں واپس لانا چاہتے ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود شیطان کو قتل کرے گا۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت تبلیغ اور اشاعت دین کا کام بڑے زور شور سے کیا جائے گا۔ اور دجال کے فتنہ کا رد تبلیغ کی تیز دھار والی تلوار سے ہوگا۔ آج ہمارے سپرد وہ بلند اور عظیم مقصد ہے۔ جس کا حصول کوئی آسان بات نہیں۔ شیطان اپنی پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے دنیا کی قومیں منصوبے سوچ رہی ہیں۔ کفر و الحاد کے عفریت اپنے خوفناک پھن پھیلا رہے ہیں۔ کفر و طغیان کی گھٹائیں فضائے اسلام کو مکدر کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ہی ان تاریکیوں کے بادل کو نورانی بنانا ہے۔ ہم نے ہی اس تاریک رات کو دن سے بدلنا ہے۔ ہم نے ہی اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ کیونکہ ہم کو خدا نے وہ سعادت بخشی۔ جس سے بڑے بڑے عالم کہلانے والے محروم رہ گئے۔ بڑے بڑے گدی نشین۔ سحر البیان اور فاضل اس نور کو نہ پاسکے۔ جس کی شناخت ہم کو ہوئی۔ پس جہاں اللہ تعالےٰ نے ہم گنہگار اور کمزور انسانوں کو اپنے بہت بڑے فضل کا وارث بنایا۔ وہاں ہماری ذمہ واریاں بھی بہت بڑھ گئیں۔ ہمارے کمزور کندھوں پر ایک بہت بڑا کام ڈال دیا گیا۔ مگر کتنے بدنصیب ہونگے ہم کہ خدا کی نگاہ انتخاب ہم پر پڑی۔ لیکن ہم نے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے اپنے فرض کو سرانجام نہ دیا۔ ہمارے ذمہ یہ لگایا گیا کہ ہم خدا کے جلال کو دنیا میں ظاہر کریں۔ لیکن کتنے ہی بدقسمت ہوں گے اگر ہم اس مقصد کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی نہ لگادیں۔

خدا کے برگزیدہ نبی دنیا میں ہمیشہ نہیں آیا کرتے اور پھر سب کو ان کے قبول کرنے کی سعادت بھی نہیں ملتی۔ پس جہاں ہم پر خدا نے دو بڑے فضل کئے کہ اس نے ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ اور پھر اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم نے انہیں قبول کیا۔ تو آج ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی جماعت میں شامل ہوکر حقیقی طور پر اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں۔ جس کے لئے انہیں بھیجا گیا۔ ہم نے دنیا کی تکلیفیں اٹھائیں۔ لوگوں سے گالیاں کھائیں۔ اپنے بیگانے ہوئے اغیار اغیار رہے۔ کونسا گند ہے جو ہم پر نہ اچھالا گیا۔ کونسی تکلیف ہے جو ہمیں نہ دی گئی۔ مگر کیا ان سب تکالیف کے باوجود ہمارے قدم آگے نہ بڑھیں گے۔ کیا ہم اپنے مقصد کے حصول میں سست روی اختیار کریں گے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر خود ہی سوچو کہ ہم سے زیادہ گھاٹا پانے والا کون ہوگا۔

دنیا میں ایک شور برپا ہو اور ہم خاموش ہوں کفر کی آگ ایمان کے محل کو جلا رہی ہو۔ اور ہم محض تماشائی ہوں۔ آگ پھیل رہی ہو۔ اور ہم سائے ہوں یہ ناممکن ہے۔ مسیح موعود کے جانباز سپاہی سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ زندگی اور موت سے کھیلنے والے جانثار سے یہ امید نہیں ہے۔ چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس آگ کے بجھانے کے لئے مضطر ہو بے قرار ہو۔ اور زندگی ایک زندگی کا کیا اگر خدا پھر زندگی دے۔ تو اسے بھی اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کیا ہے۔ ہم میں سے کون ناواقف ہے کہ خدائے حمید نے ان کے متعلق فرمایا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ
و دین الحق لیظهره علی الدین کله

کہ وہی ذات ہے جس نے اپنا رسول (مسیح موعود) ہدایت کے ساتھ بھیجا۔ اور اس کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ وہ اسلام کو ادیان عالم پر غالب کرے۔

خدا کا وہ رسول تم میں آیا۔ اور اپنے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے خفتگان عالم کو بیدار کرتا رہا۔ اس نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو اس مقصد میں لگا دیا۔ اور اسے حاصل کرکے رہا۔ اس نے تمہیں اسلحہ دے دیا۔ اس نے تمہیں ڈھنگ بتا دیئے۔ اس نے تمہیں حملہ کرنا سکھا دیا۔ اس نے تمہیں بچاؤ کرنا سکھا دیا۔ اس نے اپنی زندگی میں ہر چیز عملی طور پر کرکے دکھا دی۔ اور اس فتح نصیب جرنیل کی عظیم الشان فتح کو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں بلکہ دشمن نے دیکھا اقرار کیا۔ اور کئی سینکڑوں نہیں ہزاروں دشمن اور مخالف ایسے موجود ہیں۔ جو اس فتح نصیب جرنیل کی فتح کے قائل ہیں وہ خدا کا رسول ہمارے لئے ایسا دلائل کا خزانہ مہیا کرگیا۔ اور آج ہم ان دلائل کے اسلحہ کے ساتھ ہر مقام سے کامران و کامیاب لوٹتے ہیں۔ بڑے بڑے فاضلوں کے علم و فضل اور منطق ایک عام احمدی کے مقابلہ میں بے کار ہو جاتے ہیں۔ عیسائی پادری احمدی سے گفتگو کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ اور یہ وہ نظارہ ہے جو آج دنیا دیکھ رہی ہے۔ بس ہم ہیں وہ مسیح موعود آیا اور دنیا سے چلا گیا۔ کیا اب ہم خاموش ہو جائیں۔ کیا اب ہماری رفتار سست ہو جائے گی۔ دشمن کے بیدار ہو جانے پر جو لشکر خود سو جائے وہ موت کو دعوت دیتا ہے۔ ہمارا دشمن اب بیدار ہے۔ اور دشمن کو ہر حمایت حاصل ہے۔ آج ہماری خاموشی موت کے مترادف ہے۔ آج بڑھنا ہماری کامیابی کا راستہ ہے۔ میرے دوستو ہم میں سے کون نہیں جانتا۔ کہ بارش جہاں درختوں کو سرسبز بناتی ہے۔ وہاں گھاس پھوس کو بھی تر و تازگی دے جاتی ہے۔ جب ایک نبی کے ذریعہ روحانی بارش ہوتی ہے۔ تو دشمن بھی اپنے وجود میں حرکت پاتا ہے۔ وہ بھی منظم ہو جاتا ہے۔ آج تمہاری تنظیم۔ تمہاری ترقی تمہارے یقین محکم۔ اور تمہارے ارادوں کی پختگی اور تمہارے عمدہ کردار نے دشمن کو بیدار کر دیا۔ اب تم پر سونا حرام ہے۔ دشمن اپنی طاقت فراہم کر رہا ہو۔ اور تم سو جاؤ۔

ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ دیوانہ وار میدان میں آئے۔ تبلیغ ہمارا مقدس ہتھیار ہے۔ ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کا پیارا ہتھیار ہمارے پیارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا شعار۔ کیا ہم اس ہتھیار کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہمیں بخشا گیا نہ اپنائیں گے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر فرد تبلیغ کو اپنا شعار بنالے۔ لوگ ہنسیں انہیں ہنسنے دو۔ لوگ گالیاں دیں۔ انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کرو مگر وہ نعمت جس سے اللہ تعالےٰ نے تمہیں نوازا ہے اپنے ہمسایہ کو ضرور پہنچاؤ۔ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک (مائدہ)

کہ اے رسول جو ہم نے تمہیں دیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ لیکن اے میرے دوستو! تم امین ہو۔ تمہیں وہی پیغام جو رسول کریم لائے۔ اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کو پہنچایا پھر مسیح موعود کے ذریعہ پہنچایا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ آؤ۔ ہم سب اس امانت کو ادا کریں۔ یہ فرض ہے اور فرض کا تارک مومن نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ مسلم بھی نہیں۔ ہم نماز کو فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسے کس التزام سے پڑھتے ہیں اس لئے کہ ہم اس کی فرضیت کے قائل ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ نماز کا تارک اسلام سے اخراج کے مترادف ہے۔ مگر کیا ہم تبلیغ کو وہی مقام نہیں دے سکتے یہ بھی تو فرض ہے۔ یہ بھی تو اسی خدا کا حکم ہے۔ جس خدا نے نماز کا حکم دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر خانہ کعبہ میں فریضۂ نماز کی ادائیگی کے وقت کفار سے دکھ اٹھانا پڑا۔ تو فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے بھی طائف میں پتھروں سے زخمی ہونا پڑا۔ اگر نماز ہر فرد پر ضروری ہے۔ اور ایک کے نماز ادا کرنے سے دوسرا سبکدوش نہیں ہو جاتا۔ تو میرے بھائیو۔ تبلیغ بھی ہر ایک پر فرض ہے۔ کہ ایک کا تبلیغ کرنا دوسرے کو تبلیغ سے بے نیاز نہیں کر دیتا۔ ہم میں سے کون ہے۔ جو اپنے بچوں کی نماز کی طرف سے عدم توجہ پر دکھ محسوس نہیں کرتا۔ اور انہیں نماز کی ادائیگی کی تلقین نہیں کرتا۔ مگر ذرا غور تو کریں ہم میں کتنے ہیں جو اپنے بچوں سے یہ روزانہ پوچھتے ہیں۔ کہ آج تم نے کتنی تبلیغ کی۔ کیا ہمارے لئے یہ کافی ہے۔ کہ ہمارے مبلغین ممالک غیر میں چلے گئے ہیں۔ کیا ان کی قربانیاں اور جدوجہد ہماری ذات کو تبلیغ سے بے نیاز کر دے گی۔ کیا یہ خیال دل میں لانا ایک گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس نبی کو بھی تبلیغ کا حکم دیتا ہے۔ جس کے متعلق یہ فرمایا تھا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب ہم عام مسلمانوں کی طرف نظر ڈالیں تو ان پر ایک جمود ہے جو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ ان کی کوششیں صرف دنیا تک محدود ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد اکل و شرب اور عیش و عشرت کے سوا کچھ نہیں رہا۔ ان کو دین سے کوئی رغبت نہیں۔ انہیں خدمتِ دین کا کوئی شوق نہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودہ کے مطابق ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین
مردمِ ذی مقدرت مشغولِ عشرت ہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ با بتانِ نازنین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دین
ہر کسے از بہرِ نفسِ دونِ خود طرفے گرفت
طرفِ دیں خالی شد و ہر دشمنے

اور ایسے حالات میں جو کام ہماری جماعت نے کیا ہے اور کر رہی ہے وہ بے مثال ہے۔ اپنے اور بیگانے سب اس امر کو چار و ناچار تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اشاعتِ دین کا کام جو یہ مٹھی بھر جماعت کر رہی ہے۔ وہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اور بڑی بڑی حکومتیں نہ کر سکیں۔ آج باطل یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کا حملہ شدید ترین حملہ ہے۔ جس کے مقابلہ میں اس کے قدم ڈگمگا رہے ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہمارے لئے ان کی یہ شہادات ایک خوشی پیدا کرنے کا موجب ہیں۔ دنیا مجبور ہے کہ وہ تسلیم کرے کہ آج دنیا کے کناروں تک اسلام کے پھیلانے والے صرف اور صرف احمدیہ جماعت کے پروانے ہی ہیں ان کے قلم گو یہ تسلیم کرتے ہوئے لرزتے ہیں۔ مگر حق بر زبان جاری کا نظارہ دیکھنے میں آ ہی جاتا ہے۔ یورپین اقوام کے سنجیدہ لوگ۔ اور مستشرقین میں سے بھی اکثر احمدیہ جماعت کے تبلیغی نظام اور قربانیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور یقیناً یہ باتیں ہمارے لئے مسرت اور انبساط کا باعث ہیں۔ کیونکہ اس طرح ہم دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ واقعی دنیا کا ایک سچا خدا ہے۔ اور اس کا بھیجا ہوا مسیح موعود بھی راستباز انسان تھا۔ جس نے گوشۂ گمنامی سے ایک آواز بلند کی تھی۔ کہ میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرا نام دنیا کے کناروں تک پھیلے گا۔ اور قومیں تجھ سے برکت پائیں گی ہم ضرور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ انگلستان کے انگریز اور افریقہ کے قبائل۔ امریکہ کے ریڈ انڈین۔ اور ہالینڈ کے ڈچ اور مختلف ممالک کی مختلف اقوام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اسلام کی دولت سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود کیا ہمارے قدم سست ہونے چاہئیں۔ یہ تو صرف ہماری حوصلہ افزائی ہے۔ ہمیں اپنے کام کا کچھ نتیجہ ظاہر میں بھی نظر آ گیا تو کیا ہم اب اس لئے سست ہو جائیں کہ ہمارے اب مشن دنیا کے کونے کونے پر پھیل گئے ہیں۔ کیا ہم اس لئے تبلیغ کو خیرباد کہہ دیں کہ دنیا مان رہی ہے۔ کہ ہمارے ذریعہ ہی اسلام پھیل رہا ہے۔ یا کیا ہمارے لئے یہی امر سستی کا باعث ہے۔ کہ ہمارا امام دن رات تبلیغی کاموں میں مصروف ہے۔ مبلغین اسلام اپنے سارے زور کے ساتھ اور واقفین زندگی اپنی پوری کوشش کے ساتھ خدا کے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔ یقیناً اگر ان خیالات کی وجہ سے ہم تبلیغ میں سست ہوں۔ تو ہم ایک غلطی خوردہ وجود ہیں۔ ہم کفرانِ نعمت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے تو ہم پر یہ نعمت اتاری کہ دشمن بھی ہماری تعریف پر مجبور ہو۔ مگر ہم نے اس سے یہ سبق لیا کہ ہم بہت کچھ کر چکے۔ یہ تو ہماری حوصلہ افزائی ہے۔ ہم پر تو ان باتوں کے سننے سے اور بھی فرض عائد ہو جاتا ہے کہ دنیا بہت وسیع ہے اور ہم بہت تھوڑے ہیں۔ اور انسانی عمر بھی بہت قلیل ہے کام بہت مشکل ہے۔ اور بہت بڑا۔ اور اس کے لئے سوائے اس کے کہ ہم دیوانہ وار تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔

اور کوئی صورت نہیں۔ ہمیں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ کہ بوئے فساد کی آتی ہے ہند پانی میں۔

توبہ کسے کہتے ہیں؟

(از غلام رسول صاحب چک ۳۵ ع ب ضلع سرگودھا)

توبہ کے معنی رجوع کے ہیں۔ رجوع کے معنی لوٹنے کے ہوتے ہیں۔ توبہ سے پہلے انسان نفسانی خواہشات اور گناہوں کے پرہول جنگلات میں سرگرداں پھر رہا ہوتا ہے توبہ کر کے خدا کی رضا اور نیکیوں کے خوشنما اور پربہار جنات کی سیر کرنے لگ جاتا ہے۔ یعنی گناہوں کے جنگلات سے لوٹ کر نیکیوں کے باغات کی طرف آ جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام توبہ کی فلاسفی یوں بیان فرماتے ہیں۔

"توبہ دراصل حصول اخلاق کیلئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے۔ اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ توبہ کے لئے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں۔ حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جائے۔ جو ان خصائل ردیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ان خیالات فاسدہ و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو۔ تو اسے توبہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے۔ تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے۔ اور میں نے صوفیوں کے تذکروں کو پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا اور خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے۔ ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے پس جو خیالات بد لذات کا موجب سمجھے جاتے تھے۔ ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس یعنی اندر یہ قوت رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے۔ مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں۔ اور پھر یہ بھی سوچے کہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آ کر جب کہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جب خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں۔ تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور جس میں اول اقلاع کا خیال پیدا ہو۔ یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کو قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جائے۔ تو پھر نادم ہو۔ اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرے۔ کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے۔ اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا:۔ "ان القوۃ للہ جمیعا"

ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خلق الانسان ضعیفا اس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہر سہ شرائط کو کامل کر کے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے۔ اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیل اخلاق کر دے گا۔"

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۶/۴/۵۱ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیا گیا۔

تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد حسن آرا بٹ صاحبہ نے مضمون بعنوان "ہماری ذمہ داریاں" پڑھ کر سنایا آپ نے عورتوں کی توجہ ان کی ذمہ داریوں کی طرف دلائی۔ اور تلقین کی کہ بچوں کی پرورش ایک مسلم بچے کی طرح کی جائے۔ جو دین و ملک و قوم کے سچے خادم اور جانثار ثابت ہوں۔

آپ کی تقریر کے بعد میاں عطاء اللہ صاحب نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا۔ کہ دین اسلام کا خلاصہ خدا کی بندگی ہے۔ گناہوں کی جڑ نفس کی خواہشات ہیں۔ یہ خواہشات انسان کو خدا سے دور کرتی ہیں۔ آپ نے مستورات کو تلقین کی کہ آپ کو سامانِ آخرت اکٹھا کرنا چاہیئے۔ یہ دنیا فانی ہے۔

آپ کے بعد مولوی چراغ دین صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تلقین کی کہ ہر عورت کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہونی چاہئیں۔ خاص کر بچوں کے پاس کشتی نوح ضرور ہونی چاہیئے تاکہ احمدیت بچوں میں رچ جائے۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے [illegible]

سرزمین ربوہ کا تاریخی پس منظر

ماحول کا جائزہ

از مکرم ممتاز صحرائی صاحب لنگر مخدوم ضلع جھنگ

(۵)

اگرچہ اس حادثے کی حقیقت یہ تھی کہ یہ کنواں غیر آباد تھا اور بٹ سن کے گلنے سڑنے سے اس میں کاربالک ایسڈ گیس پیدا ہو گئی تھی جس کی زہر نے ان آدمیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن ان پڑھ لوگوں نے اپنے وہم کے مطابق اپنے آدمیوں کا خون ناحق جنوں کے ذمہ لگا دیا۔ اسی کاربالک ایسڈ گیس نے ان لوگوں میں اور بھی بہت سی غلط فہمیاں پھیلا کر انہیں اعلےٰ درجہ کا وہم پرست بنا رکھا ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا خیال ہے کہ کنوؤں کے علاوہ بعض درختوں پر بھی جنوں کا ٹھکانا ہوتا ہے ایسے درختوں پر چڑھنے سے وہ آدمی کو گرا کر ہلاک کر دیتے ہیں اور سچ مچ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خصوصاً رات کو کسی درخت پر چڑھنے سے یا اس کے نیچے سونے سے آدمی بے ہوش ہو جاتے ہیں اور بعض حالتوں میں مر بھی جاتے ہیں۔ لیکن اس کا سبب بھی یہی ہے کہ کئی درخت دن کے وقت ہوا چوستے ہیں اور رات کے وقت کاربانک گیس کی صورت میں خارج کرتے ہیں اور چونکہ یہ گیس زہریلی ہوتی ہے اور ضرر سے خالی نہیں ہوتی اس لئے ناواقف لوگ اس کے ناگہانی نتائج کو جنوں اور بھوتوں کی کارروائی پر محمول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح جنوں اور بھوتوں کے متعلق ان لوگوں میں بہت سے محیر العقول افسانے مشہور رہیں۔ کئی لوگ ان افسانوں کو آپ بیتی کے رنگ میں بیان کرتے ہیں اور کئی دوسرے لوگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن جو واقعہ جنوں اور بھوتوں کے متعلق سنتے ہیں، کسی کو اس کے جھٹلانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ اس قسم کے واقعات میں بہت سے بالکل جھوٹے اور خود ساختہ ہوتے ہیں۔ کئی مبالغہ آمیز ہوتے ہیں۔ اور کچھ مشاہدہ کی غلطی کا نتیجہ ہوتے ہیں جن کو بڑھا چڑھا کر بیان کر دیا جاتا ہے۔ اور سننے والے اس کو سن کر بہت متأثر ہوتے ہیں۔

دراصل ان پڑھ مائیں بچپن میں بچوں کو جن بھوت کی فرضی کہانیاں سنا کر ان کا ذہن بگاڑ دیتی ہیں۔ اور ان ان دیکھی چیزوں کے ہولناک نقشے ان کے ذہنوں پر مرتسم کر دیتی ہیں جو کسی حیلے سے نہیں مٹ سکتے اور جب یہ لوگ جوان ہو جاتے ہیں تو ...... ان ہولناک چیزوں کا خوف ان کے دلوں میں موجود ہوتا ہے جو ان کو طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کر کے نئے نئے قصے گھڑنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

تحصیل چنیوٹ کے ایک گاؤں "بکا" کا ایک نوجوان مسمی نورا رات کو بیلوں کو ہنکار گاؤں کے گورستان کے قریب سے گذر رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک قبر کے نزدیک کوئی کالی سی چیز حرکت کرتی ہوئی دیکھی اسے دیکھ کر وہ جوتے وہیں پھینک اور بیلوں کو چھوڑ کر غل مچاتا ہوا گاؤں کی طرف بھاگ آیا۔ لوگوں کے پوچھنے پر اس نے کہا:

"کوئی کالے رنگ کی خوفناک چیز ایک قبر سے برآمد ہو کر میرے پیچھے بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا سر آسمان سے ٹکرانے لگا تھا اور آنکھوں سے شعلے برستے تھے میں نے مشکل سے جان بچائی ہے۔"

یہ واردات سن کر بہت سے لوگ مسلح ہو کر ڈرتے ڈرتے اس قبر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک ٹوٹے ہوئے بازو والی گدھ بیٹھی ہوئی پائی! اب اگر یہ انکشاف نہ ہوتا تو اس مبالغہ آمیز روایت کو درست سمجھ لیا جاتا اور اس گورستان کے متعلق مشہور ہو جاتا کہ یہاں چڑیلوں کا ٹھکانا ہے۔ اور لوگ خواہ مخواہ اس سے خائف رہنے لگتے۔

ان غریب دیہاتیوں کی اس وہم پرستی سے کئی چالاک لوگ روحانی عامل بن کر انہیں خوب لوٹتے ہیں ان کی طبعی امراض کو جنوں کی دست اندازی کا نتیجہ بتا کر روحانی علاج شروع کر دیتے ہیں۔ اور فائدہ ہو یا نہ ہو ان کی ہر حالت میں پانچوں گھی میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ لوگوں کو جنوں سے محفوظ رکھنے کے دعوی دار روحانی عاملوں کی دیہات میں اچھی خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔ اور اپنے پیشے کو فروغ دینے کے لئے یہ لوگ کئی طرح کی شاطرانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ اس قسم کے ایک عیار آدمی کے متعلق میں نے یہ کہانی سنی ہے کہ ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں بھک میں ایک روحانی عامل آیا اور ایک پرانے کنوئیں کے گرد گھوم کر اعلان کیا کہ اس غیر آباد کنوئیں میں جنوں کا ٹھکانا بن رہا ہے تھوڑے عرصہ کے اندر جنوں کے ایک خطرناک قبیلہ کا یہاں اژدہام ہو جائیگا۔ اور اگر اس خطرے کا ابھی سے علاج نہ کرایا گیا تو گاؤں والوں کو بڑی مصیبت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس بات سے وہاں کے لوگ بہت خوف زدہ ہوئے اور اسے منت سماجت کر کے اور اس کی خدمت کر کے خطرہ ٹالنے پر آمادہ کیا۔ عامل نے شیشے کے ایک جار میں کچھ چونے کا نتھرا ہوا پانی ڈال اور کئی طرح کے منتر پڑھ کر اس پر پھونک مار سے

کنوئیں کے گرد کچھ نشانات لگائے۔ آگ جلائی اور اس میں کچھ دوائیاں پھینک دیں۔ اسی طرح کی کئی عجیب و غریب حرکتیں کر کے چونے کے پانی والا جار کنوئیں میں لٹکا کر کچھ دیر جھٹکے دیتا رہا۔ اس کے بعد جب اسے باہر نکالا تو پانی کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔ اب عامل نے اس پانی کی طرف اشارہ کر کے لوگوں کو للکارا کہ دیکھئے صاحبان تمام جن ہلاک کر دئیے گئے۔ یہ انہیں کا خون جھلک رہا ہے۔

یہ دیکھ کر لوگ ششدر رہ گئے اور اس کے عمل کی برکت کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے۔ لیکن جب اس واقعہ کو تعلیم یافتہ لوگوں نے سنا تو کہا کہ غیر آباد کنوئیں میں کاربانک ایسڈ گیس پیدا ہو چکی تھی جس نے اپنے طبعی اثر سے چونے والے پانی کو سرخ کر دیا۔ لیکن یہ حقیقت دیہاتیوں کی سمجھ سے باہر تھی۔ اس لئے وہ اس چالاک آدمی کے جھانسے میں آ گئے۔

میں نے بہت سے لوگوں کو بعض اور طرح کے عجیب و غریب اوہام میں بھی گرفتار پایا ہے۔ میں نے ہرچند اوہام کے پس منظر کو دیکھنے کی کوشش کی ہے لیکن زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اتنا پتہ چلتا ہے کہ ان کا بہت سا حصہ ان پڑھ اور وہم پرست ماؤں کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ورثہ میں ملتا ہے اور ان کا حلیہ بہت حد تک ہندو سوسائٹی کے رسم و رواج سے ملتا جلتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ان اوہام کا مذہبی شعور سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ان کو اتنا رسوخ حاصل ہے کہ ان کو مٹانے کی کوشش مذہب کی توہین کے برابر شمار کی جاتی ہے۔ مثلاً ربوہ سے جانب شمال تھوڑے فاصلہ پر ایک قوم گلوتر آباد ہے۔ یہ اس علاقہ کی بہت بڑی اور مشہور زمیندار قوم ہے اور اس کی طرف بہت سے اچھے اچھے کام منسوب کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ جمعرات کو سفر کرنا منحوس ہے۔ اب اگر ان میں سے جس شخص کو اس دن سفر کرنا ناگزیر ہو وہ ایک دو دن پہلے ایک چھڑی لے کر راہِ منزل پر کچھ دور چل کھڑا ہوتا ہے اور اسے اپنے گاؤں کی حد سے باہر رکھ کر واپس آ جاتا ہے۔ اس طریقے سے وہ اگر جمعرات کو اسی طرف سفر پر روانہ ہو جائے تو اپنے آپ کو نحوست سے محفوظ خیال کرتا ہے۔

اسی طرح اس علاقہ کے جن اشخاص کو چوری کا چسکا ہوتا ہے وہ منگل کی رات کو چوری کو روانہ نہیں ہوتے۔ بہت سے ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اگر کہیں سفر پر روانہ ہو پڑیں اور پیٹھ پیچھے گدھا چلانے لگے تو واپس آ جاتے ہیں۔ اور اگر مکان کی منڈیر پر بیٹھ کر کوا کائیں کائیں کرنے لگے تو کسی مہمان کی آمد کی انتظار کرنے لگتے ہیں۔ میں اس علاقہ کے ایک ایسے خاندان کے حالات سے واقف ہوں جن کے نزدیک غریب طبقہ کے لوگوں کو خصوصاً مسلم شیخوں کو پینے کے لئے دودھ دینا سراسر ناجائز ہے۔ ان کا خیال ہے کہ نچلے طبقہ کے لوگوں کو دودھ دینے سے اس چیز کی تحقیر ہو جاتی ہے۔ جس سے خدا ناراض ہو کر دودھ دینے والوں کو گائیوں بھینسوں سے محروم کر دیتا ہے یا کوئی اور سزا دے دیتا ہے

اس طرح کے بے شمار عقائد و اوہام اور بھی ہیں جو ان کی روزانہ زندگی پر عملاً اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی کثرت اور نوعیت نے ان کی اصل مذہبی پوزیشن کے علاوہ ایک اور متوازی ضابطہ کا پیروکار بنا رکھا ہے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اس صورتِ حالات سے یہ لوگ غیر ارادی طور پر دوچار چلے آتے ہیں۔ ورنہ جس عقیدے کو یہ اپنا لیتے ہیں۔ اسے محض مذہبی اخلاص کے نتیجہ میں اختیار کرتے ہیں یا مذہب کی رو سے اس کا اختیار کر لینا جائز سمجھتے ہیں۔

بعض دلچسپ خصوصیات

ہمیں ان لوگوں کی زندگی میں بہت سی سماجی خرابیاں دکھائی دیتی ہیں جن کو معمولی طریقوں سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بہت سی برائیاں اور کمزوریاں ان کی طبیعت ثانیہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کو تعلیم کی قوت کے بغیر نہیں مٹایا جا سکتا۔ اور یہ بات بھی اتنی آسان نہیں کہ مردوں اور عورتوں کو جلدی جلدی تعلیم یافتہ بنا کر اچھی قسم کا شہری بنا دیا جائے۔ اس غرض کے لئے ایک لمبی مدت درکار ہے۔ بالغ مردوں اور عورتوں کی تعلیم و تربیت تو ایک طرف رہی نئی پود کی تعلیم و تربیت کا بھی یہاں کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس وقت ان بستیوں کے ہزاروں بچے گلیوں میں بے کار بھاگے پھرتے ہیں۔ ان کی زندگیاں بھی اپنے جاہل بزرگوں کی زندگی کے سانچے میں ڈھل رہی ہیں۔ یہ بھی انہیں کی سی زندگی بسر کرتے ہوئے بوڑھے ہو کر دنیا سے رخصت ہو لیں گے اس طرح ممکن ہے انکے بعد کی نسل اس بے برکت تمدن کو بدل دینے کے قابل ہو سکے۔ لیکن ان کے جیتے جی موجودہ اطوار نہیں بدل سکتے۔ اور نہ ان کے بدلنے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ پچیس سال کے لگ بھگ نئے کلچر کے پیدا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔ وہ بھی اس صورت میں کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے دور میں ان کو اصلاحات کی ایک معقول قسط ملتی رہے۔

ان ناخوشگوار حالات میں بھی ان کے اندر بعض بہت ہی قابلِ قدر خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک مہمان نوازی کا وصف ہے جو ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مہمان کی خاطر و مدارت نہیں کرتے بلکہ اس کی پرستش کرنے لگ جاتے ہیں۔ بڑے طبقہ کے لوگوں نے اعلےٰ قسم کے مہمان خانے قائم کر رکھے ہیں۔ جن کو یہ اپنی بولی میں ڈیرہ یا دارا کہتے ہیں۔ ان ڈیروں پر ہر امیر غریب واقف اور ناواقف آ کر آرام حاصل کر سکتا ہے اور یہاں اس کی حیثیت کے مطابق اس کو آسائش حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایک ایک ڈیرہ پر سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ مہمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سب کو آرام و آسائش کا سامان میسر ہو جاتا ہے۔ اور ڈیرے والے زمیندار کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف یا شکایت نہ ہو۔ (باقی)

آپ نے کہا تھا!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت آپ نے وعدہ کیا تھا کہ "جو نیک کام آپ بتائیں گے۔ میں آپ کا ہر طرح فرمانبردار رہونگا"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت اپنا روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں امانت فنڈ صدر انجمن میں رکھوائیں

کیا آپ نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی؟ اگر نہیں تو کیا آپ وعدہ توڑنے والے ہیں؟ اگر ابھی تعمیل نہیں کی۔ تو آج ہی جس قدر بھی روپیہ آپ بھجوا سکتے ہوں۔ فوراً دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا کر لکھ دیں۔ کہ وہ روپیہ آپکے نام بطور امانت رکھ لیں۔ یہ روپیہ جب بھی آپ طلب فرمائیں گے۔ فوراً آپکو ادا کیا جائیگا۔ اگر آپ ربوہ سے باہر ہونگے اور روپیہ طلب فرمائیں گے۔ تو صدر انجمن اپنے خرچ پر وہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ آپکو بھجوا دیگی

(نظارت بیت المال)

احباب کی خدمت میں ایک ضروری اطلاع

بعض دوست امانت تحریک جدید میں رقم بھیجتے ہیں۔ اور منی آرڈر کے کوپن پر صرف "امانت" یا امانت ذاتی لکھ دیتے ہیں۔ اس لئے روپیہ غلطی سے دفتر محاسب صدر انجمن کے امانت فنڈ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں لمبی خط و کتابت سے غلطی رفع ہو جاتی ہے۔ اسلئے جب دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ بھیجیں تو لفظ "امانت تحریک جدید" کوپن پر ضرور لکھ دیا کریں۔ تا کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔ نیز جب کسی صاحب کی "امانت تحریک جدید" میں کوئی رقم وصول ہوتی ہے۔ تو افسر تحریک جدید کی طرف سے فوراً رقم کی وصولی کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع افسر امانت تحریک جدید کی طرف سے وقت پر نہ ملے۔ تو سمجھئے کہ رقم کسی اور مد میں جمع ہو گئی ہے۔ اگر رقم بھیجتے وقت ایک کارڈ کے ذریعہ افسر امانت تحریک جدید کو بھی اطلاع دیدی جایا کرے۔ تو غلطی کا احتمال کم رہتا ہے۔ (افسر امانت تحریک جدید)

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کیا جارہا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے

(۱) وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔

(۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے سے چار آنہ فیس ادا کر کے رقم کیلئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے۔

(۳) الفضل اس عرصہ میں کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ روک لیا جاتا ہے

(۴) جن احباب نے اس وقت تک اسطرف توجہ نہیں فرمائی۔ اُن کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس دن قبل رقم دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں۔ ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ (منیجر)

لیبیا کی نئی حکومت غیر ملکی اثرات سے متاثر نہیں ہوگی

قاہرہ ۱۳ اپریل۔ لیبیا کی نئی عارضی حکومت کے وزیر امور خارجہ و صحت نے بن غازی میں ایک بیان میں اس خیال کی تردید کی کہ لیبیا کی سیاست غیر ملکی اثرات سے متاثر ہے۔ انہوں نے کہا کوئی لیبیائی غیر ملکی اقتدار کے ماتحت رہنا منظور نہیں کرے گا۔ لیبیا والے سالہا سال سے اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور انہوں نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ آزادی کی خاطر جان دینے کو بھی تیار ہیں۔

لیبیا کے عوام نے موجودہ حکومت اپنی مرضی سے قبول کی ہے۔ جو ملک کی اندرونی حالت کے عین مطابق ہے۔

وزیر موصوف نے قاہرہ کی ان خبروں کی بھی تردید کی کہ وفاقی ریاست کی مختلف حکومتوں کو بین الاقوامی معاہدے کرنے کا پورا اختیار ہوگا۔ یہ اختیار صرف مرکزی حکومت اور پارلیمنٹ کو ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے مقرر کردہ وقت کے مطابق یہ عارضی حکومت ۲۹ مارچ کو قائم ہوئی تھی۔ اب یہ حکومت برطانوی اور فرانسیسی حکام سے اختیارات اپنی طرف منتقل کرا رہی ہے۔ (اسٹار)

یورپ کیلئے آئندہ چار ماہ خطرناک ہیں

نیویارک ۱۳ اپریل۔ اگر آئندہ چند مہینوں کے عرصہ میں جنگ نہ چھڑی تو اس وقت تک مغربی طاقتوں نے جرمنی میں اتنی قوت فراہم کر لی ہوگی۔ جو کسی جارحانہ اقدام کو روکنے کے لئے کافی ہوگی حال ہی میں جرمنی میں ساتویں امریکی فوج کے کمانڈر نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ جنرل کے خیال میں یہ چند درمیانی مہینے نہایت خطرناک ہیں۔ چھ مہینے ختم ہونے تک امید کی جا رہی ہے کہ اس وقت ان کے ماتحت جو ڈویژن فوجیں ہیں ان کی تعداد بڑھ کر چھ ڈویژن ہو جائیگی۔ (اسٹار)

آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۵ اپریل کو منعقد ہوگا۔ جس میں صوبہ سرحد اور سندھ میں عام انتخابات کے متعلق پالیسی پر غور کیا جائے گا۔

مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن پر غور کرنے کے علاوہ مجلس عاملہ اس سوال پر بھی غور کرے گی کہ مسلم لیگ کو مختلف صوبوں میں کس طرح منظم کیا جائے۔

آواز کی رفتار سے چلنے والے طیارے

لنڈن ۱۳ اپریل۔ ہوائی جہازوں کے ماہرین کا یہ اندازہ ہے کہ مستقبل قریب میں ایسے نئے برطانوی بڑا کا طیاروں کا اعلان کیا جائے گا۔ جن کی رفتار اڑان میں آواز کی رفتار کے برابر ہوگی (اسٹار)

برطانیہ میں کوئلہ کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۱۳ اپریل۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں برطانیہ میں کوئلہ کی پیداوار ۱۰۰ ,۱۰ ,۵۳ ,۶ ٹن ہوئی یعنی گذشتہ سال اسی مدت میں جتنا کوئلہ نکالا گیا تھا اس سے پانچ لاکھ ٹن زیادہ کوئلہ اس سال نکلا۔ اب تک اس سال جو پیداوار ہوئی ہے اس کی ہفتہ وار اوسط ۵۰۰ ,۳۸ ,۴۸ ٹن ہے اور اگر یہ رفتار برقرار رہی تو پورے سال کے دوران میں ۰۰۰ ,۵۰ ,۲۱ ,۲۱ ٹن کوئلہ نکالا جائے گا۔ لیکن اندیشہ ہے کہ موسم گرما میں کام کی رفتار میں کچھ کمی ہو جائے گی۔ (اسٹار)

صدر ٹرومین پر عدم اعتماد

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ آج امریکی نمائندگان میں ری پبلکن ارکان نے اپنی پارٹی میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ جنرل میکارتھر کی برطرفی پر صدر ٹرومین کے خلاف ملامت انگیزی کی جو کارروائی شروع کی جانے والی تھی اسے سردست ملتوی کر دیا جائے۔ پارٹی نے متفقہ طور پر یہ تجویز منظور کی کہ امریکہ کی خارجہ اور فوجی پالیسی کی وسیع پیمانہ پر کانگرس تحقیقات کرے۔ کانگرس نے اس امر کی بھی حمایت کی کہ جنرل میک آرتھر امریکی کانگرس کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گے۔

سینٹ کی ری پبلکن پالیسی کمیٹی نے خفیہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ جنرل میکارتھر کو جلد سے جلد واپس بلا کر جنگ کوریا اور مشرق بعید کی پالیسیوں پر ان سے بات چیت کی جائے

× طاقتور ادویہ کی ایک بڑی مقدار روانہ کی گئی ہے۔ تاکہ انہیں ٹڈی دل کے خاتمہ کی مہم کے سلسلہ میں استعمال کیا جائے۔

مویشیوں کی نسل کشی کے مراکز

دہلی ۱۲ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک خاص سکیم کے تحت حسب ذیل مقامات پر مویشیوں کی نسل کشی کے مراکز کھولے جائیں گے۔ یو پی۔ دہلی۔ ٹراونکور کوچین۔ بمبئی۔ اڑیسہ حیدر آباد۔ اور سوراشٹر۔ اس طرح کے مراکز دہلی اور ٹراونکور کوچین میں کھولے جا چکے ہیں۔

ترقیات کی دو سالہ سکیم پر ۴۵ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

کراچی ۱۳ اپریل۔ آج ایک تحریری سوال کے جواب میں وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے بتایا کہ ترقیات کا جو دو سالہ پروگرام بنایا گیا ہے اس کے چار حصے ہیں۔ اس پر تقریباً ۴۵ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ پانی سے بجلی پیدا کرنے اور زراعت کو بہتر بنانے۔ پٹ سن اور کاغذ کے کارخانے لگانے کی سکیم پر تو حکومت نے عمل بھی شروع کر دیا ہے جو چھ سالہ پلان کے دو سالہ حصہ کی اہم سکیمیں ہیں۔ اس پلان کے دوسرے حصہ کے مطابق جہاز سازی کا کارخانہ ٹیلیفون پاور اور انڈسٹری کو ترقی دی جائے گی جس پر ۲۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس پروگرام کے مطابق ۲۵۰۰۰ ٹیکلے لگائے جائیں گے۔ جن پر سات کروڑ پچاس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ خود پگھلانے اور ٹیبر میکنگ مل لگانے پر ۶ کروڑ ۷۳ لاکھ روپے خرچ آئے گا۔

وزیر تجارت کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ بعض ضروریات زندگی کی اشیا کی قیمتیں خصوصاً جو انگلستان سے برآمد کی گئیں۔ اضافہ ہوگیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے تاجروں نے قیمتیں چڑھا دی ہیں جو خود بخود ہی کم ہو جائیں گی۔

وزیر حفظان صحت نے بتایا کہ مشرقی بنگال میں تپ دق کے ۱۸ ہسپتال ہیں جن میں ۷ سو ۴ بستر ہیں اور پنجاب میں ۴ سو ۴۳ بستر

وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تعلیمی ترقی کے لئے چھ سالہ سکیم بنائی گئی ہے۔ جس پر کئی کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

وزیر حفظان صحت نے بتایا کہ پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ میں ایک پاگل خانہ ہے اور ان میں مریضوں کی تعداد ایک ہزار ۶ سو ۴۲ کے لگ بھگ ہے۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے فرمایا کہ کراچی میں امتناع مسکرات کا فیصلہ زیر غور ہے۔

امریکی طیارے ایران روانہ ہو گئے

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ حکومت امریکہ کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے دو بڑے ڈی سی سکائی ماسٹر طیارے بدھ کے دن عازم ایران ہو گئے۔ ان طیاروں میں چھڑکاؤ کرنے والے چھوٹے طیاروں کے علاوہ کیڑوں کو ہلاک کرنے والی دوا ہے۔

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں تصادم

سیالکوٹ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سیالکوٹ چھاؤنی کے مضافات میں ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں تصادم ہوگیا۔ چھ سو گولیوں کے بعد ڈاکو فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ موضع زنفاں وال میں ایک دو جن ڈاکو گھس آئے اور مالک مکان کو انہوں نے دھمکی دی کہ اگر اس نے شور مچانے کی کوشش کی تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ڈاکو دوسرے گھر میں گھس گئے اور اس اثنا میں پہلے شکار نے دیہاتیوں کو مطلع کر دیا۔ تمام لوگوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ ڈاکوؤں نے ایک نالہ میں پناہ لے کر بے تحاشا گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ ۴۵ منٹ تک وہ گولیاں چلاتے رہے۔ دیہاتیوں نے بھی ڈاکوؤں کی گولی کا جواب گولی سے دیا۔ بالآخر ڈاکو فرار ہو گئے۔

صوبہ بہار میں خوفناک قحط

پٹنہ ۱۳ اپریل۔ بہار اسمبلی کے ارکان نے آج بتایا کہ اضلاع دربھنگہ کے سرحدی علاقے کے متعدد قحط زدہ دیہات میں لوگ درختوں کی چھال جڑی بوٹی گھاس پھوس اور کچے پھل وغیرہ کھا رہے ہیں گروپ لیڈر نے صوبائی اور مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ سینکڑوں لوگوں کو فاقہ اور موت سے بچانے کے لئے برمحل اور فیاضانہ امداد بہم پہنچائیں۔ ارکان اسمبلی نے کہا اس رقبہ میں روح فرسا حالات پیدا ہو چکے ہیں جب سے اس صوبہ کی چار کروڑ کی آبادی کا جو تہائی حصہ متاثر ہو چکا ہے اور بھوک کے ہاتھوں بھوکے دیہاتی آتشزنی اور دولت مند زمینداروں کو لوٹنے کی وارداتیں کر رہے ہیں۔

صوبہ کے وزیر خوراک مسٹر نارائن سنہا نے رائٹر کو بتایا کہ اس وقت سارا صوبہ بہار بے مثل غذائی بحران کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ آپ نے کہا قحط سالی طغیانیوں اور دیگر آفات سماوی کے باعث ۲۵ لاکھ ٹن اجناس خوردنی ضائع ہو چکی ہیں۔ آپ نے کہا بہت سے اضلاع میں صورت حال ابتر ہو رہی ہے اور اگر مزید خوراک کی رسدیں نہ پہنچ سکیں تو مئی اور جون میں بھوک کے ہاتھوں اموات روکی نہ جا سکیں گی اس وقت مغربی بنگال کی جنوبی ہندوستان کے بہت سے حصے اور مغربی و مرکزی ہندوستان کے بعض اضلاع بھی غذائی بحران سے نازک طور پر متاثر ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵